REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۵ فتح ۱۳۳۸ ہش | ۲۵ دسمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۳۰۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے

ربوہ ۲۴ دسمبر بوقت ساڑھے دس بجے صبح

الحمد للہ کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل کی طرح آج بھی نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔

احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار۔ ڈاکٹر حشمت اللہ خان

حکومت نے گندم کی نئی پالیسی منظور کرلی۔

گندم سے جزوی راشن بندی اور کنٹرول ختم کردیئے جائیں گے

راولپنڈی ۲۴ دسمبر۔ صدارتی کابینہ نے گندم کے متعلق نئی پالیسی منظور کرلی ہے۔ کابینہ کے اجلاس کی صدارت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کی۔ یہ اجلاس ساڑھے چار گھنٹے جاری رہا معلوم ہوا ہے کہ گندم کی نئی پالیسی ربیع کی اگلی فصل (اپریل) سے نافذ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ نئی پالیسی کے ماتحت تمام کنٹرول حتیٰ کہ گندم کی نقل و حمل پر پابندیاں بھی ختم کردی جائیں گی۔ اور گندم کی تجارت عام طریقوں سے ہوا کرے گی۔

گندم کی نئی پالیسی کے تحت گندم کی جزوی راشن بندی ختم کردی جائے گی۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ اب غذائی حالت بہتر ہوچکی ہے۔ اور گندم کی قلت پیدا ہونے کا کوئی خطرہ نہیں۔ تاہم ہنگامی حالات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے حکومت کافی سٹاک محفوظ رکھے گی۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ امریکی حکومت نے اگلے سال پاکستان کو پانچ لاکھ ٹن گندم دینا منظور کیا ہے۔ اگر پاکستان نے ضرورت محسوس کی تو اسے ۱۹۶۱ء اور ۱۹۶۲ء میں بھی پانچ پانچ لاکھ ٹن امریکی گندم مل سکے گی

ایرانی ٹینک عراقی سرحد پر

تہران ۲۴ دسمبر۔ حکومت ایران نے شط العرب کے متنازعہ فیہ علاقے کی معمولی سی سرحدی فوج کی امداد کے لئے ٹینک بھاری توپ خانہ اور طیارہ شکن توپیں بھیجی ہیں اس اثناء میں ایرانی اخبارات نے اس امکان کا اظہار کیا ہے کہ ایران اس تنازعہ کو اقوام متحدہ میں پیش کرے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ ٹیکلے نامی سرحدی گاؤں کے قریب عراقی اور ایرانی سرحدی دستوں میں تصادم بھی ہوا ہے۔

نہر سویز کی توسیع کے لئے عالمی بنک کا قرضہ

قاہرہ ۲۴ دسمبر متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر اقتصادیات ڈاکٹر عبد المنعم کیسونی نے اعلان کیا کہ نہر سویز کی توسیع و ترقی کے لئے عالمی بنک نے متحدہ عرب جمہوریہ کو ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر قرض دینا منظور کیا ہے۔

طالبات جامعہ نصرت کی ایک اور کامیابی

جامعہ کی دو طالبات مسماۃ امۃ الرشید غنی اور مسماۃ امۃ المجید جلیل نے امسال بی۔ اے کے امتحان میں علی الترتیب انگریزی اور فلاسفی میں امتیازی پوزیشن حاصل کی ہے۔ اس بنا پر یونیورسٹی کی طرف سے انہیں وظائف عطا کئے گئے ہیں۔

جامعہ نصرت ہر دو طالبات کو ان کی نمایاں کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہے

(پرنسپل جامعہ نصرت)

آقا کا پیغام اپنے مخلص خدام کے نام

"اگر تم نے دیانتداری سے احمدیت کو قبول کیا ہے تو اسے مردو اور عورتو تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا جانتا ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن اپنا من اپنا دھن خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کردو۔"

تحریک جدید کے نئے سال پر قریباً دو ماہ کا عرصہ گزر رہا ہے۔ مخلصین اپنا محاسبہ کریں کہ کیا انہوں نے اپنا نیا وعدہ گزشتہ وعدے پر نمایاں اضافہ کے ساتھ پیش حضور کر دیا ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۲۵ر دسمبر ۱۹۵۹ء

اسلامی فلسفۂ اخلاق

ایک مشہور حدیث ہے کہ

انصر اخاک ظالماً او مظلوماً

یعنی اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔

جب آنحضرت صلعم نے یہ فرمایا تو بظاہر یہ امر تعجب خیز معلوم ہوتا تھا کہ ظالم بھائی کی امداد کرنا کس طرح ہو سکتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اس کی لطیف تشریح فرما کر اس تعجب کا ازالہ کر دیا اور سمجھنے والوں کو اس حیرت میں ڈال دیا کہ آنحضرتؐ کی اخلاقی حس اور اخلاقی نگاہ کہاں تک پہنچتی ہے اور یہ کہ آپ نے چند فصیح و بلیغ الفاظ میں کس طرح ایک دقیق بات کو بیان فرما دیا ہے۔

آپ نے بتایا کہ اپنے ظالم بھائی کی امداد کے یہ معنی نہیں ہے کہ جو ظلم کا کام وہ کر رہا ہے زیادہ ظلم کرنے میں اس کی مدد کی جائے۔ مثلاً اگر ایک مسلمان ایک غیر مسلم کو ناحق اذیت دے رہا ہے یا اس کا مال ناحق ہضم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یا وہ کسی یتیم یا بیوہ کو ستا رہا ہے تو اس کی مدد کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان برائیوں کو مزید کرنے میں اس کی مدد کی جائے اور غیر مسلم کو ناحق اذیت دینے مال ہضم کرنے یتیم یا بیوہ کو ستانے میں اس کا ہاتھ بٹایا جائے ایسا کرنا اسلامی اخلاق کے مطابق تو خود اپنے بھائی کے ساتھ ظلم کرنے کے مترادف ہوگا البتہ ایسے کاموں میں اپنے بھائی کی مدد یہ ہے کہ اسکو ان ظلموں سے روکا جائے تاکہ ظلموں کا جو وبال اس پر پڑنا ہے وہ رک جائے اور وہ بدی کی راہ کو چھوڑ کر نیکی کا راستہ اختیار کرے یہ ہے اپنے بھائی کی ظلم میں حقیقی امداد۔

اسلامی نظریۂ اخلاق ایک مکمل چیز ہے وہ محض نیکی کرنے کا حکم ہی نہیں دیتا بلکہ ساتھ ہی نہایت لطیف پیرایہ میں اس نیکی کی وجوہات اور اس کے برعکس کرنے کے بُرے نتائج اور اسکو کرنے کے اچھے نتائج کا بھی ایک منصف اور پاکیزہ تصور ہمارے ذہن میں بیدار کر دیتا ہے وہ حسنات اور سیئات کا تقابل کر کے کھول کھول کر دونوں کے مابہ الامتیاز کو واضح کرتا ہے۔ اسلام بےشک اعمال صالح پر بڑا زور دیتا ہے لیکن وہ یہ زور اندھے کی لاٹھی کی طرح استعمال نہیں کرتا وہ یہ نہیں کہتا کہ چونکہ یہ میرا حکم ہے اسکو مان لو۔ اور اگر انکار کرو گے تو تم کو سخت سزا دی جائیگی۔ بیشک وہ بداعمالیوں کی سزا سے ضرور ہیں ڈراتا ہے لیکن اسلام انسان میں خیر کے کرنے اور بدی سے بچنے کے لئے صرف اعمال کی جزا و سزا پر انحصار نہیں رکھتا بلکہ وہ کھول کھول کر بتاتا ہے کہ نیکی کی جزا کیا ہے اور کیوں ہے اسی طرح یہ کہ بدی کی سزا کیا ہے اور کیوں ہے۔

تورات میں جو دس احکام دئے گئے ہیں ...... وہ تحکمانہ انداز رکھتے ہیں مثلاً چوری نہ کرو زنا نہ کرو وغیرہ یعنی جو حکم دیا گیا ہے اس کے دلائل ساتھ نہیں دئے گئے اور نہ یہ بتایا گیا ہے کہ اگر حکم نہ مانو تو اس کے کیا اور کیوں برے نتائج ہوں گے اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے وقت انسانی ذہن اتنا ترقی یافتہ نہیں ہوا تھا کہ عقلی دلیل سے اس کو کسی فعل کی اچھائی یا برائی کا قائل کیا جا سکتا۔ ایسی حالت میں وجوہات اور نتائج بیان کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا بلکہ نقصان تھا۔ اس لئے ان لوگوں کے لئے ایسی ہی تحکمانہ تعلیم کی ضرورت تھی۔ وجوہات اور نتائج تو لابدی تھے وہ تو اعمال کے مطابق قانوناً پیدا ہونے لازمی تھے مگر کیا! اور کیوں؟ اس زمانہ میں سمجھنا ضروری نہ تھا۔ اس لئے تورات کی تعلیم اس زمانہ کے لحاظ سے مکمل تھی لیکن انسانی فطرت کے کمالانہ مقتضیات کے لحاظ سے مکمل تعلیم اس وقت ضروری نہ تھی۔ ہر طرح سے مکمل تعلیم کا زمانہ ابھی آنے والا تھا جبکہ انسانی ذہن امتداد زمانہ کے ساتھ اس "کیا! اور کیوں؟" سے آشنا ہونے والا تھا جب انسان اپنے افعال و اعمال کی وجوہات اور ان کے نتائج کو سمجھنے کے لئے تیار ہونے والے تھے تاکہ حسنات کی جڑ اچھی طرح فطرت میں گاڑی اور بدی کی جڑ کلی طور پر انسانی فطرت سے اکھاڑی جا سکے

آپ قرآن کریم اور احادیث نبویؐ کا غور سے مطالعہ کریں تو آپ کو اخلاقی اصولوں کا ایک مربوط اور ہر طرح سے مکمل سلسلہ نظر آئے گا۔ یہی نہیں بلکہ جزا و سزا کا سلسلہ بھی مبنی بر عقل نظر آئے گا۔ کسی کو بلا وجہ سزائیں دی جائیں گی اور نہ کسی کو بلا وجہ سزا ملے گی۔ البتہ انعامات اور عفو کا معاملہ جداگانہ ہے۔ ایک بادشاہ جو چاہے اپنی مرضی سے کر سکتا ہے۔ لیکن عدل و انصاف کا جو طریق ہے وہ دوسری بات ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے عدل و انصاف کا مکمل اصول ہمارے سامنے رکھدیا ہے چنانچہ فرمایا ہے۔

من یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ
ومن یعمل مثقال ذرۃ شراً یرہ

یعنی جس کسی نے ایک ذرہ بھر بھی نیکی کی ہوگی وہ اس کے سامنے رکھدی جائے گی۔ اور اگر ایک ذرہ بھر بھی بدی کی ہوگی وہ بھی اس کے سامنے آجائیگی یعنی آپ اپنے اعمال کو پیمانوں سے ناپ سکتے ہیں اور ترازو میں تول سکتے ہیں اس مقدار اور اسی سائز کے مطابق سزا جزا آپ کو ملے گی۔ آپ سے بالکل زیادتی نہیں ہوگی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

یہلک من ہلک عن بینۃ
ویحیی من حی عن بینۃ

یعنی جو ہلاک ہوتا ہے وہ دلیل سے ہلاک کیا جاتا ہے اور جو زندہ رہتا ہے وہ دلیل سے زندہ رکھا جاتا ہے۔

الغرض اسلامی سلسلہ اخلاق ایک ایسا قصر ہے جس کی دیواریں اور چھتیں متوازن ہیں جس کی ہر اینٹ جانچ تول کر لگائی گئی ہے جس میں ذرا سا بھی خم اور ٹیڑھا پن باقی نہیں رہنے دیا گیا۔

جزا سزا کا منصفانہ طریق صرف آخری دنیا کے لئے وقف نہیں بلکہ وہ اس دنیا میں بھی ویسا ہی جاری و ساری ہے۔ چنانچہ جب اللہ تعالےٰ انسانوں کی بداعمالیوں کی انہیں اس دنیا میں سزا دیتا ہے تو وہ یونہی اچانک سزائیں دے دیتا۔ قانون قدرت کے مطابق جو خلاف ورزی کی سزا ملتی ہے وہ تو ہوتی ہی چھپی ہے لیکن تشریعی سزا بھی جیسا کہ بداعمالی اقوام اور افراد کی ملتی ہے۔ وہ بھی بغیر پہلے انتباہ کے نہیں دی جاتی چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وما کنا معذبین حتی نبعث
رسولا ۰ واذا اردنا ان نہلک
قریۃ امرنا مترفیہا
ففسقوا فیہا فحق علیہا
القول۔

یعنی ہم کسی قوم کو عذاب دینے والے نہیں جب تک پہلے ہم اپنے کسی رسول کو مبعوث کر کے اس قوم کو انتباہ نہیں کر دیتے اور بعد میں جب وہ اس انتباہ پر بھی بداعمالیوں سے باز نہیں آتے اور توبہ نہیں کرتے تو پھر ہم ان پر عذاب نازل کرتے ہیں

اب غور فرمائیے کہ جس دین نے اتنا مکمل اور مفصل سلسلہ جزا سزا کا مقرر کیا ہے اور اسکو چھپا کر نہیں رکھا بلکہ ذرہ ذرہ سے پہلو کو کھول کھول کر بتا دیا ہے۔ وہ سلسلہ اخلاق کتنا مؤثر اور کتنا مفید ہے اسلام دوسروں پر ناحق ظلم کرنے سے روکنے کے لئے بھی ہمیں ایسے لطیف پیرائے میں سمجھاتا ہے کہ ایک عقلمند انسان عش عش کر اٹھتا ہے۔ ظلم کی بنیاد اکھاڑنے کے لئے یہ طریق کتنا وسیع الاثر ہے کہ مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ اس محبت کی وجہ سے جو مسلمان کو مسلمان سے ہونی چاہیئے تم آگے آؤ اور اپنے بھائی کو دوسروں پر ظلم کرنے سے بچاؤ۔ ورنہ تم محبت کا حق ادا نہیں کرو گے۔ بھائی کی انتہائی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ اس کو اپنی جان پر ظلم کرنے سے بچاؤ جو وہ دوسروں پر ناحق ظلم کر کے اپنی جان پر کرتا ہے۔ اسی لئے ہمیں یہ دعا بھی سکھائی گئی ہے کہ:۔

اعوذ باللہ من شرور
انفسنا و سیئات اعمالنا

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۲-۲۳-۲۴ر جنوری ۱۹۶۰ء کو

بمقام ربوہ منعقد ہوگا

جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں تبدیلی منظور فرمائی ہے۔ اب جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء کی بجائے مؤرخہ ۲۲-۲۳-۲۴ر جنوری ۱۹۶۰ء (بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) کو ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہوں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

حضرت بابو فقیر علی صاحب رضی اللہ عنہ

از عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم علی پور ضلع مظفر گڑھ

حضرت بابو فقیر علی صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کوٹلہ متصل چھینہ ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ پارٹیشن کے بعد حضرت بابو صاحب احمد نگر ضلع جھنگ آکر آباد ہو گئے تھے۔ آپ جسم کے لحاظ سے بہت کمزور اور دبلے پتلے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو جوانوں کی سی ہمت اور طاقت بخشی تھی۔ آپ کے اندر دینی کاموں کو کما حقہ سرانجام دینے کے لئے مدد ربہ کا جوش اخلاص اور بے پناہ ایمانی جذبہ موجزن تھا۔ نمازوں کو بروقت مسجد میں باجماعت ادا کرنے کا اس قدر شوق اور ولولہ رکھتے تھے۔ کہ آپ کے پائے استقلال و استقامت میں نہ شدید سردی روک بن سکتی تھی۔ نہ شدت کی گرمی اور نہ بارش نہ آندھی نہ راتوں کی تاریکی صبح سویرے مسجد کی طرف جاتے ہوئے گلی میں دروازوں پر سوٹی کے ساتھ دستک دیتے ہوئے فرماتے۔ "السلام علیکم اٹھیے نماز کا وقت ہے اذان ہو چکی ہے"۔ آپ کے یہ الفاظ سنکر ہم کو شرم بھی آتی اور رشک بھی پیدا ہوتا کہ اس درجہ بڑھاپے میں حضرت بابو صاحب پہلے نماز تہجد گھر پر ادا کرتے ہیں۔ اور پھر ہم نوجوانوں کو جو ابھی بستر میں آرام کر رہے ہیں، نماز فجر کے لئے بیدار کرتے ہوئے مسجد کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں۔

وفات سے چند ماہ قبل ایک دن حضرت بابو صاحب رضی اللہ عنہ نے خاکسار کو مخاطب کر کے فرمایا۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے مجھے بڑھاپے اور بیماری کی وجہ سے مشورہ دیا ہے کہ مسجد میں نہ آیا کریں گھر پر ہی نماز پڑھ لیا کریں۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں ٹھوکر لگ جائے اور سخت چوٹ آجائے۔ مگر میں کیا کروں کہ جب نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور اذان سنتا ہوں تو میں گھر میں نہیں بیٹھ سکتا۔ میرے دل میں آگ لگ جاتی ہے۔ اور میں بے تاب ہو جاتا ہوں کہ مسجد میں ہی جا کر نماز باجماعت ادا کروں گا۔ اور مسجد کی طرف چل پڑتا ہوں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ جب تک اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے۔ اور میرے قویٰ کے اندر حرکت و سکون کی طاقت باقی رہے مسجد میں ہی آتا رہوں اور ہر نماز کے بدلے میں پچیس نمازوں کا ثواب حاصل کرتا رہوں۔ خاکسار نے جواب میں عرض کیا کہ بابو صاحب مکرم مولانا ابو العطاء صاحب کا مشورہ بالکل درست اور بجا ہے آپ کو اس عمر میں کافی احتیاط کرنی چاہیئے۔ فرمانے لگے عبدالمنان کیا کروں۔ میں رہ نہیں سکتا۔

حضرت بابو صاحب رضی اللہ عنہ نے کئی سال تک احمد نگر کی جماعت احمدیہ میں سیکرٹری مال کے عہدہ پر کام کیا۔ آپ جملہ چندہ جات کی تحریک اور ان کی وصولی میں نہایت خوش اسلوبی محنت اور پوری جانفشانی سے کام کرتے رہے فجزاھم اللہ تعالیٰ خیرا

حضرت بابو صاحب کو تبلیغ کا بے حد شوق تھا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک، پر کہ "احمدی احباب غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے نکل جائیں" آپ تبلیغ کا فریضہ سرانجام دینے کی خاطر اپنے خرچ پر ملک ایران میں تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے وہاں کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک دن طہران میں ایک مجلس میں میں تبلیغ کر رہا تھا۔ اور میں نے جب یہ بات بیان کی کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی امت محمدیہ کے مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں اور میں نے آپ کو خود دیکھا ہے۔ تو مجلس سے ایک آدمی اٹھا۔ اور میرے قریب آکر اس نے پوچھا "آغا! آں مسیح موعود و مہدی شما خود دیدی"۔ تو میں نے جواب دیا "خود دیدم"۔ تو پھر اس ایرانی شخص نے میری آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دریافت کیا۔ کیا آپ نے اپنی ان آنکھوں سے مسیح موعود کو دیکھا ہے تو وہ شخص محبت اور عشق سے میرے کندھوں کو چومنے لگا۔

خاکسار کی درخواست پر حضرت بابو فقیر علی صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی کے مختصر کوائف لکھوائے تھے جو ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ وباللہ التوفیق۔

حضرت بابو صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ۱۸۹۹ء میں فرسٹ ڈویژن میں میٹرک کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیا تھا اور پھر ۱۹۰۰ء میں پٹوار کا امتحان پاس کر لیا اور اس پیشہ میں رشوت ستانی کی وجہ سے پٹوار کی نوکری ترک کر دی۔ پھر ۱۹۰۱ء میں ریلوے سگنیلر کے عہدہ پر بھرتی ہوا۔ اور اسٹیشن ماسٹر ہو کر ریٹائرڈ ہوا۔

آپ نے فرمایا کہ بچپن میں مجھے ایک عربی استاد نے عربی پڑھنے اور خصوصاً درود شریف کثرت سے پڑھنے کی تلقین فرمائی تو میں مغرب سے عشاء تک ایک ہزار مرتبہ درود پڑھتا۔ جب مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس و مولانا قمر الدین صاحب کے والد محترم ہمارے گاؤں میں تشریف لاتے تو مجھے دیکھ کر فرماتے کہ یہ وہ لڑکا ہے جو ضرور احمدی ہو جائے گا۔ میں ان کو جواب میں کہتا کہ میں تمہارے جال میں نہیں پھنس سکتا۔ ۱۹۰۵ء کا جب سخت زلزلہ آیا تو عبدالغنی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا "مصنفہ الانذار" اشتہار مجھے بھیجا۔ میں رسالہ ریویو آف ریلیجز بھی پڑھا کرتا تھا اسی طرح دیگر مخالفین کا لٹریچر اور اشتہارات بھی پڑھا کرتا تھا مگر ان سے مجھ کو تسلی نہ ہوتی تھی بلکہ ان کو پڑھ کر میں دل برداشتہ ہو جاتا۔ جب میں ریلوے اسٹیشن "جھٹ پٹ" ضلع سبی میں تھا تو میں نے بہت اخلاص سے دعائیں کیں اور کئی ماہ جنگل میں جا کر دعائیں کرتا رہا کہ الٰہی میں کیا کروں میری خود ہی ہدایت فرما۔ ایک رات میں سخت مضطرب رہا۔ صبح باجماعت نماز پڑھی اور گھر آکر قرآن مجید پڑھنے لگا تو اپنی بیوی کو مخاطب کر کے میں نے کہا کہ آج رات میں بہت تنگ رہا ہوں آؤ مرزا صاحب کے متعلق فیصلہ کریں۔ چونکہ مرزا صاحب قرآن مجید کے عاشق ہیں اور میں قرآن مجید پڑھنے لگا ہوں آیۃ اسی سے فال نکال کر فیصلہ کر لیں۔ قرآن مجید کھولنے لائیں طرف کی تیسری لائن میں جو مضمون نکلے گا اس کو میں اپنی ہدایت سمجھوں گا

مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا مکتوب گرامی

تقریری مقابلوں میں سکول کے طلباء کی کامیابی پر اظہار خوشنودی

اور

ایک نہایت اہم اور زریں نصیحت

جھنگ میں مورخہ ۱۳ر۔۱۴ر دسمبر کو تمام ضلع کے سکولوں کے طلباء کا جو انگریزی اور اردو میں تقریری مقابلہ ہوا اس میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے طلباء نے امتیازی کامیابی حاصل کی۔ اس کامیابی کی خبر چند دن ہوئے اخبار الفضل میں شائع ہوئی تھی۔ جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ملاحظہ فرمایا اور بعد ملاحظہ اظہار خوشنودی پر مشتمل مندرجہ ذیل گرامی نامہ خاکسار کے نام ارسال فرمایا:۔

خاکسار:۔ محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول

ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری طرف سے لڑکوں کو جنہوں نے تقریروں میں انعام لئے ہیں۔ اور جن کے نام آج الفضل میں چھپے ہیں مبارکباد دیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اسلام کی خدمت کی توفیق دے۔ اور اسلام کو ان کے ہاتھ پر فتح دے۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ صرف اپنے ماں باپ کے بیٹے نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے ہیں۔ اور ان کے دین اور جھنڈے کو اونچا رکھنا ان کا فرض ہے۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے علم۔ دین اور تقوے میں برکت دے گا۔

(دستخط) مرزا محمود احمد

خلیفۃ المسیح

ربوہ ۱۹/۱۲/۵۹

چنانچہ قرآن مجید سب کھولا تو سورہ یوسف کی آیت ماھٰذا بشرًا۔ ان ھٰذا الا ملک کریم نکلی اس پر مجھے بہت خوشی ہوئی اور انشراح صدر کے ساتھ میں نے ۱۹۰۵ء میں اسی وقت اپنے تمام گھر والوں کے نام لکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور بیعت کا خط لکھ دیا اور اوپر کا سارا واقعہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تحریر کر دیا۔ چنانچہ بیعت کی قبولیت کا مجھے خط مل گیا۔

پھر میں چند ماہ بعد قادیان گیا۔ سیدنا مسیح موعود علیہ السلام بوجہ علالت نمازوں میں نہ آسکے ایک دن صبح کی نماز کے بعد مجھے تشویش ہوئی کہ میری چھٹی کا آخری دن ہے اور حضور سے ملاقات نہیں ہوئی اس کا ذکر میں نے ایک احمدی دوست سے کیا۔ اس نے کہا شیخ حامد علی صاحب کو ملیں وہ آپ کی ملاقات کرا دیں گے۔ چنانچہ میں ان سے ملا۔ انہوں نے کہا کہ حضور مع اہل بیت ابھی بہشتی مقبرہ کی طرف تشریف لے گئے ہیں۔ چنانچہ مجھے ساتھ لے کر شیخ حامد علی صاحب بہشتی مقبرہ پہنچے۔ حضور معہ حضرت ام المومنین ایک گلاب کے پودے کے پاس کھڑے تھے تو شیخ حامد علی صاحب نے ایک روڑا لے کر اینٹ پر مارتے ہوئے ٹک ٹک کی آواز نکالی حضور اس کی آواز سنکر ہماری طرف اکیلے ہی تشریف لے آئے۔ چنانچہ کنوئیں کے پاس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ملاقات ہوئی اور حضور نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ آپ کو میری شناخت کس طرح ہوئی تو میں نے تمام واقعہ سنا دیا تو آپ نے مسکرا کر فرمایا آپ نے خوب کیا۔ اگر قرآن مجید سے شیطان کا لفظ نکل آتا تو شاید آپ منہ بھی نہ دیکھتے۔ چونکہ آپ نے قرآن کریم سے رہنمائی طلب کی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی درست رہنمائی فرمائی ہے۔ پھر ہم حضور علیہ السلام سے باتیں کرتے ہوئے بہشتی مقبرہ سے مہمان خانہ تک آئے۔ آخر پر آپ نے فرمایا آپ کی بیعت قبول ہے اور رخصت کی اجازت دی۔

دوسری مرتبہ میں قادیان غالباً ۱۹۰۷ء میں آیا۔ نماز ظہر مولوی محمد احسن صاحب امروہی مرحوم نے پڑھائی اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تشریف لائے۔ اگلے روز جمعہ حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ نے پڑھایا اور مسجد اقصےٰ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تشریف لائے اور آپ کے دست مبارک میں ایک [illegible] تھا اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ دوست بیعت کرتے ہیں تھوڑا عرصہ ہوا کہ اس شخص نے ہمیں سخت الفاظ میں خط لکھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ الفاظ اخلاص اور دیانتداری پر مبنی تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے ان کو بیعت کی توفیق دے دی ہے۔

اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ریش مبارک میں مہندی لگا رکھی تھی اور پگڑی پہنے ہوئے تھے۔ پھر ہفتہ کے روز ہم تین آدمی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے رخصت کی اجازت طلب کرنے کے لئے گئے دروازہ پر دستک دینے پر حضور علیہ السلام گھر سے باہر تشریف لائے۔ ہم میں سے ایک نے روپوں کی تھیلی پیش کی اور میں نے بھی حضور کی خدمت میں تین روپے نذرانہ پیش کئے جو حضور علیہ السلام نے بخوشی قبول فرمائے اور مصافحہ کے بعد رخصت کی اجازت دی

حضرت بابو صاحب نے خاکسار کو لکھوا دیا کہ جس وقت میں سٹھار جا سٹیشن ریاست خیرپور میں تھا تو میں نے اخبار بدر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی علالت کی خبر پڑھی اور الہام "الرحیل ثم الرحیل" پڑھا تو اس وقت میری بیوی نے حضور علیہ السلام کے لئے آٹھ روپے رکھے ہوئے تھے تو میں نے اسے کہا کہ وہ روپے تیار کرو کیونکہ اب حضور علیہ السلام کو قادیان جانے کا حکم ہو گیا ہے یعنی آپ لاہور سے قادیان کی طرف کوچ کریں گے تو قادیان حضور کو روپے منی آرڈر کر دیں گے۔ پھر ایک اسٹیشن ماسٹر نے حضور علیہ السلام کی وفات کی خبر دی۔ میں نے قادیان ایڈیٹر اخبار بدر کو جوابی تار دیا مگر کوئی جواب نہ آیا۔ میں نے جنگل میں ایک جھاڑی کے اندر جا کر خوب رو رو کر دعا کی کہ الٰہی یہ خبر غلط ہو اور دو رکعت نماز نفل ادا کی تیسرے روز تار آئی

Hazeat departed Nuddeen Khalifah.

حضرت بابو صاحب رضی اللہ عنہ اپنی زندگی کے بہت سے ایمان افروز اور دلچسپ واقعات سنایا کرتے تھے خصوصاً انتخاب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور اہل پیغام کے متعلق۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو حضرت بابو صاحب رضی اللہ عنہ کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق بخشے اور آپ پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور جنت الفردوس میں بلند مقام بخشے اور اپنی کامل رضا عطا فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

عبدالمنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ
مقیم علی پور ضلع مظفرگڑھ

ہفتہ ولادت قائد اعظم سے متعلق
تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی تقاریب

قائد اعظم کی ولادت کا ہفتہ منانے کے سلسلہ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی طرف سے مندرجہ ذیل تقاریب کا انتظام کیا گیا ہے

(۱) ۲۲ دسمبر ۵۹ء سے جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں فٹ بال ٹورنامنٹ کا اہتمام کیا گیا ہے، جس کے سیکرٹری سکول فٹ بال ٹیم کے انچارج سید سعادت علی شاہ صاحب ہوں گے۔ اس ٹورنامنٹ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ تعلیم الاسلام کالج۔ جامعہ احمدیہ اور وسٹی فٹ بال کلب کی ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں۔ مقابلہ ہر شام چار بجے شروع ہوتا ہے۔ ٹورنامنٹ کا پروگرام مندرجہ ذیل ہے:۔

۱۔ ۲۲ دسمبر کو مابین جامعہ احمدیہ و تعلیم الاسلام ہائی سکول میچ ہوا جو جامعہ نے ایک گول سے جیت لیا۔
۲۔ ۲۳ دسمبر جامعہ احمدیہ کی ٹیم و وسٹی کلب ربوہ کے درمیان ہوا جو برابر رہا۔
۳۔ ۲۴ دسمبر مابین ۱ سے جیتنے والی ٹیم و کالج ڈگری۔
۴۔ ۲۵ دسمبر فائنل مابین ۲ سے جیتنے والی ٹیم و ۳ سے جیتنے والی ٹیم۔

iii ربوہ کے تعلیمی اداروں کے مابین "قائد اعظم" کے موضوع پر ۲۶ دسمبر بروز ہفتہ ایک تقریری مقابلہ ہوگا۔

iv سکول کے طلباء کی اپنی بنائی ہوئی "قائد اعظم" کی تصاویر کی ہفتہ رواں میں ڈرائنگ روم میں نمائش ہوگی

۷ سکول اور گردونواح میں وقار عمل ہو رہا ہے

آج سے یہ میچ انجمن کی گراؤنڈ میں ہوا کریں گے۔

(سٹاف سیکرٹری)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۹ء کے موقع پر
الفضل کا شاندار جلسہ سالانہ نمبر شائع ہوگا

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر امسال بھی الفضل کا شاندار جلسہ سالانہ نمبر شائع ہوگا جو قیمتی اور اہم مضامین کے علاوہ متعدد تصاویر سے مزین ہوگا انشاء اللہ!۔ اس نمبر کی تیاری شروع کر دی گئی ہے۔ علمائے سلسلہ اور دیگر اہل قلم احباب جلد اس نمبر کے لئے اپنے بلند پایہ تحقیقی مضامین ارسال فرمائیں۔ مضامین زیادہ سے زیادہ ۱۵ دسمبر تک موصول ہو جانے چاہئیں۔ کیونکہ اس کے بعد اس کی طباعت شروع ہو جائے گی۔ مشتہرین کے لئے یہ ایک نادر موقع ہے۔ انہیں بھی فوراً اپنے آرڈر بھجوا دینے چاہئیں۔ (ادارہ)

درخواست دعا

میرے والد محترم چوہدری غلام محمد صاحب بی اے ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز سکول جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں چند دنوں سے لاہور میں زیادہ بیمار ہیں انہیں دل کی تکلیف کا عارضہ ہے احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(ڈاکٹر غلام فاطمہ لیڈی ڈاکٹر۔ ربوہ)

ولادت

مورخہ ۱۲/۹/۵۹ء کو میرے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم و کرم سے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اس کا نام انیس احمد رکھا گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر دے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔ خاکسار ابوالحسن قدسی (ابن حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید)

بنیادی جمہوریتیں

از امام الدین صاحب بی۔ اے

دُنیا کے اکثر ممالک میں جمہوری نظام قائم ہے۔ جمہوریت کے معنی ہیں عوام کی حکومت عوام کے ذریعے اور عوام کے لئے۔ نظام حکومت ایسا ہونا چاہیئے کہ عام مسائل میں عوام کا حکومت سے گہرا رابطہ ہو۔ یہ رابطہ تمام مسائل کو حل کرنے میں مدد دیتا ہے۔

پاکستان کی ۸۵ فیصد آبادی ناخواندہ ہے اور دور افتادہ دیہات پر مشتمل ہے۔ یوں تو دیہاتی علاقوں میں بلدیاتی ادارے دیر سے کام کر رہے تھے اور ان کو کئی ایک تعمیری کام بھی سپرد کئے گئے تھے لیکن ان میں عوام کو جتنا عمل دخل تھا۔ وہ اس سے ظاہر ہے کہ ان کے انتخابات میں صرف ووٹر ایک دفعہ ووٹ دیکر اپنی ذمہ داری پوری کر دیتا تھا اور پھر اس کا ان اداروں سے کوئی تعلق نہیں رہتا تھا۔

بنیادی جمہوریتیں ان تمام خرابیوں کو دور کرنے کا باعث ہوں گی کیونکہ جو یونین کونسلیں قائم ہوں گی۔ وہ بااختیار ادارے ہوں گے اور حکومت کی منظوری کے بعد اپنے علاقوں میں مختلف اقسام کے ٹیکس اور دیگر ضروری واجبات رائج ہونے کے مجاز ہوں گے اور اس حاصل شدہ سرمایہ سے ڈسپنسریاں، ہسپتال، زچہ خانے سکول اور افزائش حیوانات کے سنٹر قائم کر سکیں گے۔ اس طریقہ سے جمہوریت پاکستان کے دیہات میں اپنی اصلی خاصیتوں کے ساتھ پہنچ جائے گی۔

بنیادی جمہوریتوں کا طریق انتخاب بھی بالکل سادہ ہے۔ ایک ہزار افراد پر ایک نمائندہ ہوگا اس لئے ووٹر صرف اس شخص کو ووٹ دیں گے جسے وہ سمجھیں گے کہ وہ ایماندار محنتی اور مخلص ہے۔ اور جو قومی آمدنی کو خوب سوچ سمجھ کر مفید کاموں میں خرچ کریں گے۔ اس کے برعکس گذشتہ نظام میں ساٹھ ہزار پر ایک نمائندہ ہوتا تھا۔ اور ووٹر اس سے بالکل ناواقف ہوتے تھے اس طرح صرف صاحب دولت۔ بااثر جاگیردار اور بڑے بڑے زمیندار ہی کامیاب ہوتے تھے جن کو عوام کی بھلائی سے کوئی تعلق نہ تھا جو غریب قوم کا سرمایہ غیر ملکی دوروں عالیشان کوٹھیوں نئے ماڈل کی کاروں اور کاک ٹیل پارٹیوں میں صرف کر دیتے تھے

۸ر اکتوبر ۱۹۵۸ء سے قبل کے جمہوری نظام کی ناکامی کا سب سے بڑا سبب ناخواندگی سیاسی شعور کا فقدان اور سیاست دانوں کی خود غرضی تھی یہ ہماری خوش بختی ہے کہ ہمیں ایسی قیادت نصیب ہوئی ہے۔ جو ملک و قوم کی زیادہ سے زیادہ خدمت کے جذبہ سے معمور ہے اس موقع سے ہمیں بھی فائدہ اٹھانا چاہیئے اور ملکی بگاڑ کو درست کر لینا چاہیئے۔

جو نظام حکومت کسی ملک کی تمدنی۔ معاشرتی و ثقافتی روایات کے خلاف ہوگا وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا وہ اس لئے کہ وہاں کے افراد جب رائج الوقت نظام کو اپنی گذشتہ و موجودہ معاشرت۔ ثقافت اور تمدن کی روشنی میں پرکھیں گے تو انہیں اس میں بے شمار خامیاں نظر آئیں گی اور وہ اس نظام حکومت کی شدومد سے مخالفت کریں گے اس مخالفت سے آخر کار ان دونوں میں سے ایک کو اپنی ناکامی کا اعتراف کرنا پڑے گا۔ اور عوام وقتی طور پر اس کو مجبوراً اور شکستہ دلی کی وجہ سے قبول بھی کر لیں تو وقت آنے پر اس کو اتار پھینکیں گے۔ جیسے پاکستانی عوام نے عملاً کر دکھایا۔ کیونکہ گذشتہ جمہوری نظام یورپ کی تخلیق تھا جو مشرق کے مزاج۔ آب و ہوا۔ طرز معاشرت۔ تمدن۔ ثقافت اور روایات کے بالکل برعکس تھا۔ اس لئے ایشیا کے بیشتر ممالک میں یہ نظام بُری طرح ناکام رہا ہے۔

اب پاکستان میں ایک نیا جمہوری نظام قائم کیا جا رہا ہے اور یہ تجربہ دنیا میں پہلا ہے اس طرح کی جمہوریت کہیں بھی رائج نہیں ہے جو بنیادی جمہوریتوں کے ذریعہ قائم ہوگا۔ بنیادی جمہوریتیں نمائندہ حکومت کی بنیادیں ہیں جو کہ یہاں کے عوام کی سمجھ بوجھ۔ ان کے مذاق۔ حسن و اخلاق و مذہبی معاشرتی۔ ثقافتی اور تمدنی روایات کے عین مطابق ہیں اور انہی بنیادوں پر اس نظام کی شاندار عمارت تعمیر کی جائے گی جو خدا کے فضل و کرم سے نہایت مستحکم ہوگی وہ اس لئے کہ ان اداروں کا تعلق عوام سے ہے نہ کہ ایک واحد فرد سے اور جمہوریت میں طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں اور بنیادی جمہوریتوں میں عوام کا بالواسطہ تعلق حکومت سے ہے۔ اس لئے یہ یقیناً ایک مضبوط نظام ہوگا۔ جس میں خلا پیدا نہیں ہو سکتا۔

اصل جمہوریت وہ ہے جس میں انفرادی اور اجتماعی حقوق کی حفاظت کی ضمانت دی جائے ہر وہ کام کرنے کی اجازت ہو جو ملک حکومت اور معاشرے کے خلاف اور ان کے لئے نقصان دہ نہ ہو۔ جس میں انصاف سستا اور مساوات ہو۔ لیکن گذشتہ جمہوری نظام میں یہ سب باتیں نایاب تھیں۔ بنیادی جمہوریتوں میں سب سے زیادہ اہمیت مساوات کو حاصل ہے۔ کیونکہ بنیادی جمہوریتوں میں عوام کی زیادہ سے زیادہ فلاح و بہبودی کا کام عوام ہی کے ذریعہ سے ہوگا۔ اور پھر ان میں حصہ لینے کے لئے سرمایہ داری کی کوئی قید نہیں ملک کا کوئی بھی باشندہ حصہ لے سکتا ہے۔

اس نظام حکومت میں حکومت سے زیادہ عوام کا ہاتھ ہوگا۔ اس لئے مساوات لامحالہ عمل میں آئیگی۔ گذشتہ جمہوری نظام میں صرف ایسے آدمیوں نے ساڑھے سات کروڑ باشندوں پر آہنی پنجہ سے قبضہ جمایا ہوا تھا اور ان کا نقطۂ نظریہ تھا کہ تھوڑے وقفہ میں اپنے لئے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جائے۔ چونکہ وہ عوام کے منتخب شدہ نمائندے نہ تھے۔ اس میں زیادہ پارٹی بازی کا عمل دخل تھا۔ اور جہاں پر پارٹی بازی کا مسئلہ ہو۔ وہاں پر مساوات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے گذشتہ جمہوریت کسی طرح بھی جمہوریت نہ تھی۔

بنیادی جمہوریتوں کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ جو نمائندہ نیک سیرت اور مخلص ہوگا۔ وہ ناقابل عمل وعدہ نہیں کرے گا۔ صرف وہی وعدہ اپنے ووٹروں سے کرے گا۔ جس کو عملی جامہ پہنایا جا سکے۔ اور جو اس کے دائرہ اختیار میں ہو اس طرح سے قوم کا اعتبار بحال ہو جائیگا پہلے کی طرح سبز باغ دکھا کر ووٹ حاصل کرنے کی نوبت نہ آئے گی اس طرح نمائندہ حکومت قوم کی خوشحالی کے لئے ہمہ تن مصروف ہو جائے گی۔

گذشتہ جمہوری نظام کے خلاف یا خلافِ قانون کوئی کام کیا جاتا تو عوام صرف احتجاج۔ مظاہرے۔ جلسے اور جلوسوں کے ذریعہ اپنی ناراضگی اور رضامندی کا اظہار کیا کرتے تھے اس سے زیادہ کیا تو ایک قرارداد اس کے خلاف یا حق میں پاس کر دی۔ یہ ہی سب سے بڑا عوام کا ہتھیار تھا۔ کیونکہ وہ نمائندے جو انہوں نے منتخب کئے ہوئے تھے وہ پارٹی بازی کے چکروں میں پھنس کر اپنے کئے ہوئے وعدے فراموش کر دیتے تھے۔ اور بیچارے غریب عوام میں سے کسی کا بھی بذات خود ان نمائندوں تک پہنچنا تو درکنار رہا بلکہ ان نمائندوں تک اپنی آواز بھی پہنچانا نہ صرف محال بلکہ ناممکن تھی۔ لیکن بنیادی جمہوریتوں کے ذریعہ عوام اور منتخب نمائندوں میں ہر وقت رابطہ قائم رہے گا اور مقامی و سطحی ضروریات یونین کونسلیں ہی پورا کریں گی۔ اس لئے بنیادی جمہوریتوں میں عوام کی برہمگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔

سابقہ حکومتوں میں حکمران طبقہ دولتمند جاگیرداروں اور بڑے بڑے زمینداروں اور ان کے عزیز و اقارب پر مشتمل تھا اس میں عوام کا کوئی ہاتھ نہ تھا۔ قانون ساز بھی یہی تھے عوام کے لئے نہیں اپنے لئے اور اپنے مفاد کے لئے قانون بناتے تو ایسا بناتے کہ ان کی جاگیروں اور ریاستوں پر زک نہ پہنچے۔ اس لئے امیر تو امیر تر اور غریب غریب تر ہوتے گئے۔ اس جمہور پسند طبقہ کو غریب۔ مفلوک الحال و خانماں برباد قوم کا ذرہ بھر خیال نہ تھا۔ اور یہ وہ سب سے بڑی کمی تھی جو گذشتہ حکومت میں کارفرما تھی۔ موجودہ انقلابی حکومت نے اس کمی کو پالیا اور وہ جمہوریت جس میں بنیادی جمہوریت کا نام و نشان نہ تھا یک قلم منسوخ کر دی۔ اور بنیادی جمہوریتوں کے ذریعہ انتخابات عمل میں لاکر ایک صحیح اور نمائندہ حکومت کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے اسلئے ہم سب پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم ان انتخابات میں نیک آدمیوں کو چنیں اور اپنے وطنِ عزیز کیلئے خوشحالی کی راہ ہموار کر دیں۔ پاکستان زندہ باد۔

اعلان نکاح

برادرم عبد اللطیف صاحب ٹھیکیدار محلہ ربوہ کے صاحبزادے عزیز عبد المنان صاحب شاد اسسٹنٹ سپننگ ماسٹر کوہ نور ٹیکسٹائل ملز لائلپور کا نکاح بزرگوارم مکرم حاجی نصیر الحق صاحب ۱۸۔ ۱۴۷ سمن آباد لاہور کی صاحبزادی عشرت نسیم صاحبہ کے ساتھ بعوض مبلغ ۵۰۰۰ روپیہ حق مہر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں پڑھا

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان قادیان اور دیگر احباب کی خدمت میں رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

شیخ نور الحق ایم این سنڈیکیٹ
ربوہ

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

نمبر شمار	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری محمد حسین صاحب بھائی	سیکرٹری مال	جماعت احمدیہ چک ۳۱۲ ج۔ب ضلع لائلپور
۲	چوہدری محمد حسین صاحب انسپکٹر ریٹائرڈ	اصلاح وارشاد	" " " " "
۱	M-A LATIF	PRESIDENT	TEJGAON DACCA EAST-PAKISTAN
۲	MR-M-S RAHMAN L-S-B	GENERAL SECRETARY	" " " "
۳	MR-D RAHMAN	SECRETARY TALIM	" " " "
۴	" " "	TABLIGH	" " " "
۵	MR. A RASHID	SECRETARY FINANCE AND LIBRARY	" " " "
۶	MR-W ZAMAN	SECRETARY ZIAFAT	" " " "
۷	MR-NAZER ALI	SECRETARY UMOOR-E-AMMA	" " " "
۱	صاحبزادہ حبیب اللہ صاحب موصی ۸۷۲۹	سیکرٹری مال	جماعت احمدیہ مرگ لورنگ بنو
۲	حبیب احمد صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	" " " " " "
۳	سید گل صاحب	سیکرٹری مال	" " " " " "
۱	میاں محمد شریف صاحب	وائس پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ گوجرہ ضلع لائلپور
۱	راجہ محمد صادق صاحب	سیکرٹری مال	جماعت احمدیہ ڈنگہ ضلع گجرات
۱	منشی عبدالعزیز صاحب	سیکرٹری مال	جماعت احمدیہ شہر گجرات
۲	شیخ عنایت اللہ صاحب	سیکرٹری امور عامہ وخارجہ	" " " "
۳	چوہدری برکت صاحب	سیکرٹری وصایا	" " " "
۴	منشی عبدالعزیز صاحب	سیکرٹری زراعت	" " " "
۵	چوہدری محمد حسین صاحب دھوتھڑ	سیکرٹری ضیافت	" " " "
۶	چوہدری بشیر احمد صاحب	امین	" " " "
۷	چوہدری محمد اسلم صاحب	آڈیٹر	" " " "
۸	منشی عبدالعزیز صاحب	محاسب	" " " "
۹	چوہدری محمد اسلم صاحب	سیکرٹری تعلیم واصلاح وارشاد	" " " "

اعانت الفضل

خاکسار کو محض اپنے فضل اور رحم سے اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطاء فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری شریف احمد صاحب (مرحوم) مینیجر الیکٹرو انڈسٹریز کمپنی کا پوتا اور جناب چوہدری عبداللہ خانصاحب امیر جماعت قلعہ صوبا سنگھ کا نواسہ ہے۔ بزرگان سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو اسلام اور سلسلہ کا خادمِ دین بنائے۔ نیز نیک سیرت ہو اور خاندان کا نام روشن کرنیوالا ہو۔

(شاہین چوہدری سیشن کورٹ کراچی)

مجالس خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کیلئے

سالانہ اجتماع کے بعد سے مجالس کی طرف سے رپورٹیں بھجوانے میں بہت زیادہ سستی ہو رہی ہے جو قابل فکر ہے۔ اجتماع کے بعد تو قائدین مجالس کو جو اجتماع میں شامل ہو کر اس کے فوائد کا بچشم خود مشاہدہ کر چکے ہیں۔ زیادہ بیداری اور مستعدی سے کام کرنا چاہیئے تھا۔ اسیطرح بہت سی مجالس میں نئے خدام نے قائد کا کام سنبھالا ہے۔ ان میں نیا جوش اور نیا ولولہ ضرور ہوگا۔ اور وہ ضرور کام کرتے ہوں گے۔ لیکن اُن کی طرف سے بھی رپورٹ نہیں آرہی۔ ماہ نومبر کی رپورٹیں پندرہ دسمبر تک آجانی چاہیئے تھیں۔ لیکن اس وقت تک بہت کم مجالس کی طرف سے رپورٹیں آئی ہیں ...... ان میں بعض ایسی مجالس بھی شامل ہیں۔ جو نہایت باقاعدگی سے رپورٹیں بھجواتی تھیں۔ لیکن اب ان میں سستی کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔

جملہ قائدین مجالس کو فوری طور پر اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ اور اس کمی کو دور کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔

رپورٹ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک مطبوعہ فارم پر مرکز میں پہنچ جانی ضروری ہے

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ کا سال رواں کا پروگرام

سال رواں کے لئے مختلف شعبہ جات نے جو سکیمیں بنائی ہیں۔ وہ رسالہ خالد بابت ماہ جنوری سنہ ۶۰ء میں شائع ہو رہی ہیں۔ یہ پرچہ یکم جنوری سنہ ۶۰ء کو شائع ہو جائیگا۔

مجالس کو یہ پرچہ حاصل کر کے ان سکیموں کی روشنی میں مقامی پروگرام تیار کرنا چاہیئے۔ اور پھر اس پر عمل کر کے اپنی مجلس کو بیدار اور فعال بنانا چاہیئے۔

خالد میں سکیمیں اصولی طور پر درج ہوں گی۔ انہیں مدنظر رکھتے ہوئے مقامی طور پر تفصیلات مقامی حالات کے مطابق طے کی جاسکتی ہیں۔

اُمید ہے جملہ قائدین مجالس خدام اس طرف خاص توجہ دیں گے۔ اور اپنی مجلس کے اراکین کو ان کے فرائض سے آگاہ کرتے رہنے کے ساتھ ساتھ استقلال اور باقاعدگی سے اپنے پروگرام پر عمل کرنے کی تلقین کرتے رہیں گے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین مجالس کے انتخابات

قواعد وضوابط خدام الاحمدیہ کی تعمیل میں ہر مجلس میں ہر سال قائد مجلس کا انتخاب اور دیگر مقامی عہدیداران کا تقرر ہونا ضروری ہے۔ دفتر مرکزیہ کی طرف سے امسال انتخاب قائد کے لئے ستمبر میں جملہ مجالس کو تلقین کی گئی تھی۔ اس کے لئے ایک فارم طبع کروا کر رپورٹ کے لئے بھجوایا گیا تھا۔ اور انتخاب کے لئے یکم سے ۱۴ اکتوبر تک کی تاریخیں مقرر کی گئی تھیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ مجالس نے اس انتخاب کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ یا ان میں ابھی اتنی بیداری ہی پیدا نہیں ہوئی کہ وہ قائد کا انتخاب کرانا ضروری سمجھیں۔ یہ دونوں باتیں افسوسناک ہیں۔ خدام الاحمدیہ کے قواعد وضوابط کی پابندی ہر خادم، ہر عہدیدار اور ہر مجلس پر ضروری ہے۔ اگر عہدیدار توجہ نہیں کرتے۔ تو خدام کو انہیں متوجہ کرنا چاہیئے۔ اور انہیں مجبور کرنا چاہیئے۔ کہ قواعد کی پابندی کریں۔ اور اگر وہ پھر بھی بیدار ہو کر اپنے فرائض کو ادا نہ کریں۔ تو پھر انہیں بدل کر ایسے افراد کو آگے لانا چاہیئے۔ جو سلسلہ کا درد رکھتے ہوں۔ اس کے احترام کو دوسروں میں پیدا کرنے کا جذبہ رکھتے ہوں۔ خالی عہدہ دیکر خاموش بیٹھنا درست نہیں۔

پس ان تمام مجالس کے قائدین کی خدمت میں جنہوں نے ابھی تک نیا انتخاب نہیں کرایا۔ گزارش ہے کہ وہ بہت جلد نیا انتخاب کرا کر قواعد کے مطابق مرکز میں منظوری کے لئے بھجوائیں۔ دفتر کی طرف سے اس بارہ میں یاد دہانی بھی کرائی گئی ہے۔ اور رپورٹ بھجوانے کے لئے ایک فارم بھی بھجوایا گیا ہے۔ اس فارم کی پوری احتیاط سے خانہ پری کر کے انتخاب کی رپورٹ بھجوائی جائے۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ شیخ چراغدین صاحب۔ سی۔ جی۔ او۔ آرڈیننس ڈپو کراچی عرصہ سے فالج کے حملہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ زبان پر اس کا اثر ہے۔ صحابہ کرام و درویشان قادیان سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (مرزا عبدالمنان احمد P.A.F ۲۰۷/۲ ڈرگ روڈ کراچی ۸)

۲۔ مکرم رشید احمد ٹرنک مرچنٹ چند یوم سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(نواب دین ٹرنک مرچنٹ چنیوٹ)

۳۔ میرے چچاجان مکرم ملک محمد شریف صاحب راولپنڈی کچھ عرصہ سے بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کی جملہ پریشانیوں کو دُور فرمائے (آمین) (ملک لطیف احمد سرور لائلپوری)

منگلا ڈیم کے منصوبہ کو وسیع کر دینے کا فیصلہ

منصوبہ چھ سال میں مکمل ہو جائے گا

لاہور ۲۳ دسمبر۔ کثیر المقاصد منگلا ڈیم پر ایک ارب چالیس کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ اب منصوبے پر نظرثانی کر دی گئی ہے تاکہ وہ نسبتاً زیادہ بجلی پیدا کرے اور زیادہ پانی محفوظ کر سکے۔ منصوبے کے مطابق یہ ڈیم چھ سال میں پایہ تکمیل تک پہنچے گا

شروع میں جو منصوبہ بنایا گیا تھا اس کے مطابق اسے دس سال میں مکمل ہونا تھا۔ اسے تین لاکھ کلوواٹ بجلی پیدا کرنا تھی۔ اس منصوبے کے مطابق اس ڈیم کو چار سو چھبیس فٹ بلند نو ہزار فٹ لمبا تعمیر ہونا تھا تاکہ وہ تیس لاکھ ایکڑ اراضی کو سرسبز و شاداب کر سکے۔ یہ رقبہ مغربی پاکستان کے شاداب علاقے کے مجموعے کا دسواں حصہ منصور ہے

مذکورہ انکشاف مسٹر جی ایم بھٹی نے کیا ہے جو منگلا ڈیم کے بارے میں مغربی پاکستان کے پانی اور بجلی کے ترقیاتی ادارے کے مشیر ہیں۔ آج مسٹر بھٹی برطانیہ روانہ ہو گئے۔ آپ نے کہا اگر مارچ تک دریائے سندھ کے طاس کے پانی کے استعمال کے بارے میں بین الاقوامی معاہدے پر دستخط ہو گئے تو اس صورت میں منگلا ڈیم کی تعمیر کا اصل کام ۱۹۶۰ء تک شروع ہو جائے گا۔

آپ نے بتایا کہ تعمیری منصوبہ بالکل تیار ہے۔ جونہی معاہدے کے بارے میں کوئی آخری اطلاع مل جائے ٹنڈرز طلب کئے جا سکیں گے

. . . .

. . . . . . البتہ جب تک معاہدے پر دستخط نہ ہو جائیں ٹھیکہ نہیں دیا جائے گا

آپ نے کہا ۷۲۳ فٹ لمبے بڑے پل اور پل کی دو امدادی کوٹھیوں کی تعمیر کا کام گزشتہ اکتوبر سے شروع ہے جو ستمبر ۱۹۶۰ء تک مکمل ہو جائے گا۔ ان میں سے ہر کوٹھی ۱۲۵ فٹ چوڑی ہو گی۔

مسٹر بھٹی نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا شروع میں منگلا ڈیم کی تعمیر کے سلسلے میں جو ڈیزائن یا منصوبہ تیار کیا گیا تھا اس میں ردوبدل کر دیا گیا ہے۔

پاکستان کو ایٹمی ایندھن کی ضرورت

کراچی ۲۳ دسمبر۔ ایٹمی طاقت کے کمیشن کے صدر ڈاکٹر نذیر احمد نے کہا ہے کہ پاکستان کو اپنے پرامن مقاصد کے لئے ایٹمی ایندھن کی ضرورت ہے آپ نے امریکی مرکز اطلاعات کی ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر پاکستان یہ چاہتا ہے کہ آئندہ نسلیں خوشحالی کی زندگی بسر کریں تو اسے پرامن کاموں کے لئے ایٹمی طاقت کا استعمال شروع کر دینا چاہیے۔

وزارت قانون مری میں منتقل کی جائے گی

راولپنڈی ۲۳ دسمبر۔ وزیر قانون مسٹر محمد ابراہیم نے کل کراچی سے راولپنڈی پہنچ کر بتایا کہ وزارت قانون اپریل تک کراچی سے منتقل ہو جائے گی۔ اور چونکہ راولپنڈی میں دفاتر اور رہائش کے لئے جگہ کم ہے۔ لہذا خیال ہے کہ وزارت قانون کے دفاتر مری میں قائم کئے جائیں گے۔ جب پنڈی کے آئندہ درجے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وزیر قانون نے کہا کہ حکومت جلد ہی کوئی قطعی فیصلہ کرے گی وزیر قانون نے ایک سوال پر بتایا میں نے ہدایت جاری کی ہے۔ صحافیوں کے لئے تنخواہ بورڈ کا مسودہ قانون جلد از جلد تیار کیا جائے۔

روئی کے لائسنس دینے کا سہل طریقہ

لاہور ۲۳ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روئی کے لائسنس جاری کرنے کے طریق کار کو سادہ اور سہل کر دیا گیا ہے۔ اب کاٹن کنٹرول رولز کی دفعہ ۲۱ کے تحت روئی کے لائسنسوں کے حصول کے لئے چیف کاٹن انسپکٹر منٹگمری کے دفتر میں درخواست پیش کرنے والوں کی موجودگی غیر ضروری قرار دے دی گئی ہے اب ایسی درخواستیں ڈاک کے ذریعے بھیجی جا سکتی ہیں اور ان کی منظوری یا نامنظوری کی اطلاع تین دن کے اندر اندر بھیج دی جائیگی اب کاٹن فیکٹری بورڈ کے کام کرنے کے لائسنسوں کی تجدید بھی زراعت کے ڈپٹی ڈائریکٹر کیا کریں گے پہلے یہ اختیار صرف حکومت کو حاصل تھا۔

ایٹمی ری ایکٹر کے لئے موزوں جگہ

راولپنڈی ۲۳ دسمبر۔ ایٹمی طاقت کے کمیشن کے رکن ڈاکٹر آئی ایچ عثمانی نے ایک بیان میں کہا کہ دسمبر کے آخر تک یہ فیصلہ ہو جائے گا کہ پاکستان میں ایٹمی ری ایکٹر کہاں قائم کیا جائے گا۔ ری ایکٹر راولپنڈی کے علاقہ میں ایٹمی ری ایکٹر کا قیام اس منصوبے کا ایک جزو ہے جس کے مطابق ایٹمی سائنس کے ایک انسٹی ٹیوٹ کے قیام کے علاوہ ڈھاکہ اور لاہور میں ایٹمی تربیت کے مراکز قائم کئے جائیں گے۔

بوگس اور مبالغہ آمیز کلیم منظور کرانے والوں کے خلاف تحقیقات بعد میں بھی جاری رہیں گی

"کسی کو جعل سازی سے متروکہ جائداد پر قابض رہنے کی اجازت نہیں دی جائے گی"

راولپنڈی ۲۳ دسمبر:۔ لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں وزیر بحالیات نے سختی کے ساتھ کہا ہے کہ حکومت نے ایسے لوگوں کا سراغ لگانے کا پختہ ارادہ کر رکھا ہے جو اپنے آپ کو غیر دعویدار مہاجر ظاہر کر کے یا اور کسی جعلسازی کے ذریعے متروکہ جائیداد کو اپنے قبضہ میں رکھنا چاہتے ہیں

وزیر بحالیات نے کہا کہ حکومت ایسے لوگوں کو اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دے گی۔ حکومت کا عزم صمیم ہے۔ اور اس کے پاس ایسی جعل سازیوں اور فریب کاریوں کو بے نقاب کرنے کے لئے کافی مشینری اور عملہ موجود ہے لہٰذا حکومت کسی حالت میں بھی ایسی جعلسازیوں کو برداشت نہیں کرے گی۔ جنرل محمد اعظم خاں نے ان لوگوں کے بارے میں بھی سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ جنہوں نے بوگس اور مبالغہ آمیز کلیم منظور کرا رکھے ہیں۔ آپ نے کہا ایسے لوگوں کو قانون کی زد سے بچنے نہیں دیا جائیگا۔ ایسے معاملات کی تحقیقات بعد میں بھی جاری رہے گی۔ ایسے لوگ فائدہ اٹھانے کے بجائے اپنا سب کچھ کھو بیٹھیں گے ایک طرف انہیں بے عزت ہونا پڑیگا۔ دوسری طرف انہیں سخت سزا بھگتنا پڑے گی۔ جنرل محمد اعظم خاں نے یہ الفاظ راولپنڈی، جہلم اور گوجر خاں میں کہے جہاں آپ نے "بی" قسم کے مکانات کی قرعہ اندازی دیکھی۔ آپ نے ایسے جائز دعویدار مہاجروں کو جنہیں قرعہ اندازی کے نتیجے پر مکانات نہیں ملے۔ مشورہ دیا کہ انہیں چھوٹے شہروں اور قصبوں کی جانب رجوع کرنا چاہیئے۔ جہاں انہیں کافی مکانات اور دکانیں مل سکتی ہیں۔ آپ نے پاکستان بڑے شہروں تک محدود نہیں چھوٹے قصبوں اور شہروں میں نہایت اچھی متروکہ جائیداد موجود ہے۔

آپ نے کہا حکومت ان تمام لوگوں کو آباد کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ جن کے پاس کوئی مکان نہیں آپ نے کہا۔ کوئی شخص بے گھر نہیں رہے گا۔ جن لوگوں کے لئے متروکہ جائداد فراہم نہیں کی جا سکے گی۔ ان کے لئے نئے اضافی شہروں میں مکانات فراہم کئے جائیں گے۔ ایک اضافی شہر راولپنڈی کے قریب بھی تعمیر کیا جائیگا۔ جس کے ساتھ تجارتی اور صنعتی علاقہ بھی ہوگا۔ یہ شہر ہر لحاظ سے خود کفیل ہوگا۔

بھارتی نوجوانوں کو فوجی ملازمت سے دلچسپی نہیں

نئی دہلی ۲۳ دسمبر: بھارتی فوج کے چیف آف سٹاف جنرل تھمیہ نے ملکر کالج میں طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے بتایا ہے کہ بھارتی فوج میں تین ہزار افسروں کی کمی ہے۔ آپ نے کہا کہ خالی آسامیوں کے لئے بہت کم درخواستیں موصول ہوتی ہیں۔ اور جن لوگوں کی درخواستیں ملتی ہیں ان میں سے بہت کم مطلوبہ اہلیت کے مالک ہوتے ہیں جنرل تھمیہ نے کہا "مشکل یہ ہے۔ کہ ہم سب امید وار فوج میں شامل ہونے کو ترجیح نہیں دیتے"

جنرل تھمیہ نے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ نیشنل کیڈٹ کور میں بھاری تعداد میں شامل ہوں۔ آپ نے کہا کہ کیڈٹوں کو خاص تربیت دینے کے لئے کیڈٹ کور کو نئے سرے سے منظم کیا جا رہا ہے۔"

مہاتما بدھ کے مجسمے کیلئے پچاس لاکھ ڈالر

نئی دہلی ۲۳ دسمبر:۔ "ٹائمز آف انڈیا" کی اطلاع کے مطابق ایک امریکی کروڑ پتی نے مہاتما بدھ کے ایک قد آدم مجسمے کے لئے آثار قدیمہ متھرا کے عجائب گھر کو پچاس لاکھ ڈالر کی پیشکش کی ہے۔ لیکن حکومت یو پی نے یہ پیشکش مسترد کر دی ہے۔

ہندوستان دورے کیلئے تیاری کی ضرورت

لاہور ۲۳ دسمبر:۔ پاکستان کرکٹ کے کپتان مسٹر فضل محمود نے آج ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ آئندہ برس پاکستانی ٹیم ہندوستان کا دورہ کرے گی اور اس کے لئے ہمیں ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیے آپ نے کہا کہ پاکستان کے کھلاڑیوں کو بولنگ و بیٹنگ کے علاوہ فیلڈنگ پر خاص توجہ دینی چاہیئے۔ کیوں کہ کرکٹ میں ہار جیت کا انحصار ایک حد تک فیلڈنگ پر بھی ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ رچی بینو کی آسٹریلوی ٹیم کی گراؤنڈ فیلڈنگ اعلیٰ درجہ کی ہے جس کے سبب وہ مخالف کرکٹ بیٹس مینوں کو رنز کی بڑی تعداد سے محروم کر دیتی ہے پاکستان کے کپتان نے کہا کہ آسٹریلوی بیٹس مین وکٹ کے درمیان بڑی پھرتی اور دانشمندی سے دوڑتے ہیں۔ پاکستانی بیٹس مینوں کو بھی اس سلسلہ میں زیادہ مشق کرنی چاہیئے پاکستان کے نئے ٹیسٹ بیٹس مین ڈنکن شارپ کی بابت ایک سوال کے جواب میں فضل محمود نے کہا کہ ڈنکن شارپ مستقبل میں بڑے اچھے بیٹس مین ثابت ہوں گے۔ انہوں نے والس میتھائس کی بھی بہت تعریف کی۔

مسٹر فضل محمود نے پاکستان کے نئے بولر سپیڈ ولیم الحق حسیب احسن اور انتخاب عالم کی بولنگ کی تعریف کی اور بتایا۔ کہ ہندوستان کے آئندہ دورہ میں یہ تینوں بولر تقویت کا باعث ہوں گے۔ مگر ان کے باوجود ہمیں مزید دو فاسٹ بولروں کی ضرورت محسوس ہوگی۔

ڈیک نالہ پر بڑا پل بنانے کی اسکیم

لاہور ۲۷ دسمبر۔ حکومت مغربی پاکستان نے مرشق پور کے قریب نالہ ڈیک پر ایک بڑا پل بنانے کے لئے ایک منصوبہ منظور کیا ہے جس پر خرچ کا تخمینہ ۲۶ لاکھ روپے ہے۔

اس منصوبہ کے مطابق تعمیر کا کام آئندہ ماہ (جنوری ۱۹۶۰ء) سے شروع ہوگا اور تقریباً ڈیڑھ سال میں ختم ہوگا۔ اس مجوزہ پل کے حفاظتی بندوں کی تعمیر پہلے ہی جاری ہے بلکہ اس سلسلہ میں بہت سا کام مکمل ہو چکا ہے

یہ امر قابل ذکر ہے کہ چند سال قبل نالہ ڈیک میں زبردست سیلاب کے باعث مرشق پور سے قریباً ۲ میل کے فاصلہ پر لائلپور جانے والی سڑک کا مختصر سا پل ٹوٹ گیا تھا اور اس وقت سے یہاں کشتیوں کے ایک عارضی پل کے ذریعے آمدورفت کا سلسلہ جاری رہا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اب صوبائی حکومت نے جس منصوبے کی آخری منظوری دے دی ہے اس کے مطابق لاہور مرشق پور روڈ پر میل ۲۴ کے درمیان برساتی نالہ ڈیک پر ۵۲۰ فٹ لمبا مستقل پل تعمیر کیا جائے گا جو پہلے پل کے مقابلہ میں قریباً دوگنا لمبا ہوگا۔

صدر کی طرف سے شاہ ایران کو مبارکباد

راولپنڈی ۲۴ دسمبر۔ صدر پاکستان نے شاہ ایران کے نام ایک تار ارسال کر کے ان کی شادی پر اپنی طرف سے اور پاکستانی عوام اور حکومت کی طرف سے مبارکباد پیش کی ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ یہ شادی ایران کی ترقی کے لئے نیک فال ثابت ہوگی۔

منگل قبائلیوں کے اور خاندان پاکستان پہنچ گئے

پشاور ۲۴ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ افغان دستوں سے نئی جھڑپوں کے بعد پچھلے ہفتے منگل قبائلیوں کے چھبیس زائد خاندان پاکستان پہنچ گئے۔ اس طرح پاکستان میں منگل مہاجرین کی تعداد چار ہزار ہو گئی ہے اور پاکستان میں ان کی آمد کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔ قرم ایجنسی کے حکام نے ان قبائلیوں میں تین سو من گندم گرم کپڑے .... اور دوائیں تقسیم کی ہیں۔

ریڈیو لائسنسوں کی تجدید

لاہور ۲۴ دسمبر ڈاکخانوں سے ریڈیو کے جو لائسنس برائے ۱۹۵۹ء جاری کئے گئے ہیں ۳۱ دسمبر کو ان کی مدت ختم ہو جائے گی۔ چنانچہ جن لوگوں کے پاس ریڈیو ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ وقت مقررہ سے قبل اپنے لائسنسوں کی تجدید کرائیں۔ ۳۱ جنوری ۱۹۶۰ء تک جن لائسنسوں کی تجدید نہیں کرائی جائے گی انہیں لائسنس کی عام فیس کے علاوہ جرمانہ بھی ادا کرنا ہوگا۔

ان ریڈیو سیٹوں کے لئے بھی لائسنس حاصل کرنا ضروری ہیں جو عارضی طور پر ناقابل استعمال ہوں یا مرمت کے لئے ریڈیو ڈیلر کے پاس موجود ہوں۔

سنگاپور میں بھارتی روپیہ کی قیمت گرگئی

نئی دہلی ۲۴ دسمبر سنگاپور کی پبلک مارکیٹ میں بھارتی روپیہ کی قیمت خاصی گر گئی ہے چنانچہ اب ایک سوملائی ڈالروں کے عوض دو سو بارہ بھارتی روپے بآسانی دستیاب ہو جاتے ہیں۔ سرکاری شرح مبادلہ کے مطابق ایک سو ملائی ڈالر ایک سو چھپن یا اٹھاون بھارتی روپوں کے برابر ہیں۔

کلیمز کا محکمہ ۳۱ دسمبر کو قطعی طور پر ختم کر دیا جائے گا۔
محکمہ آباد کاری کو ختم کرنے کی کارروائی جنوری سے شروع ہو گی

لاہور ۲۶ دسمبر۔ پاکستان کے وزیر بحالیات لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے قطعی ہدایت کی ہے کہ کلیمز ڈیپارٹمنٹ حسب اعلان ۳۱ دسمبر ۱۹۵۹ء کو ختم کر دیا جائے۔ البتہ بقیہ دعاوی کی تصدیق اور اس سلسلہ میں دائر کردہ اپیلوں کے فیصلے کرنے کے لئے کلیمز کمشنر مسٹر خورشید الزمان اور ان کے ماتحت چند حکام کچھ عرصہ تک کام کرتے رہیں گے

وزیر بحالیات نے کراچی روانہ ہونے سے پہلے اپنے دفتر واقع اسمبلی چیمبر میں محکمہ آباد کاری کے اعلیٰ حکام سے مختلف مسائل کے بارے میں تقریباً تین گھنٹے تک بات چیت کی جس کے دوران آپ نے خواہش ظاہر کی کہ کلیمز ڈیپارٹمنٹ حسب اعلان ۳۱ دسمبر کو ختم کر دیا جانا چاہیئے اس مقصد کے لئے ایڈیشنل کلیمز کمشنروں ڈپٹی کلیمز کمشنروں، کلیمز افسروں اور دوسرے ماتحت ملازمین کو گذشتہ ماہ ملازمتوں سے علیحدگی کے نوٹس دے دیئے گئے تھے جن کی میعاد ۳۱ دسمبر تک ختم ہو جائے گی۔ خیال ہے کہ ان میں سے بہت ہی کم ملازمین کو متبادل آسامیاں مہیا ہو سکیں گی۔ کیونکہ محکمہ آباد کاری کا عملہ پہلے ہی پورا ہو چکا ہے۔ بلکہ اس محکمہ کو ختم کرنے کی کارروائی بھی جنوری ۱۹۶۰ء سے تدریجاً شروع ہو جائیگی جو نئے پروگرام کے مطابق غالباً جون ۱۹۶۰ء تک مکمل ہو گی۔

پاکستان کیلئے ۸ منصوبوں کی منظوری

راولپنڈی ۲۴ دسمبر کابینہ کی اقتصادی کمیٹی نے مشرقی پاکستان میں کھاد کے کارخانے کے علاوہ اٹھارہ دوسرے منصوبوں کی منظوری دی ہے۔ جن پر موجودہ مالی سال میں عمل شروع کیا جائیگا۔ مسٹر محمد شعیب وزیر خزانہ نے اقتصادی کمیٹی کے اجلاس کے بعد اخبار نویسوں کو بتایا کہ مشرقی پاکستان میں چھٹک کے مقام پر کھاد کا جو کارخانہ قائم ہونے والا ہے۔ سابق اندازے کے مطابق اس پر چودہ کروڑ روپیہ خرچ ہونا تھا۔ لیکن اصلاح یافتہ منصوبے کے مطابق اس پر تئیس کروڑ روپیہ صرف ہوگا۔

منگلا ڈیم سے متاثر لوگ جھنگ میں بھی آباد ہونگے

جھنگ ۲۴ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ منگلا ڈیم کی تعمیر کی وجہ سے جو دیہاتی لوگ بے زمین ہو جائیں گے ان کا ایک حصہ ضلع جھنگ میں آباد کیا جائیگا۔ حال ہی میں مغربی پاکستان ریونیو بورڈ کے اعلیٰ افسروں کی ایک جماعت نے ضلع جھنگ کا دورہ کیا تھا۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ اس ضلع میں کتنی زمین دستیاب ہو سکتی ہے۔ اس جماعت کی طرف سے حکومت مغربی پاکستان کو رپورٹ پیش کی جا چکی ہے۔

اطلاع ملی ہے کہ حکومت جلد ہی اس علاقے کا سروے کریگی جس میں منگلا ڈیم تعمیر ہونے والا ہے۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ کتنے دیہاتی بے زمین ہو جائیں گے۔ اور ان کی بحالی کے لئے کتنی زمین درکار ہے۔